السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک اہل قریہ نے چندہ جمع کرکے مسجد کی تعمیر، بعدہ مسجد ٹوٹ جانے کے، دوبارہ بستی والوں نے کچھ چندہ اور بیت المال کے روپیہ سے کچھ اینٹوں کی دیوار دے کر اس پرٹین کا گھر بنایا۔ اب ازروئے شریعت اس میں نماز جائز ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ بیت المال کا روپیہ ادا کردینے سے نماز جائز ہوگی۔ اور بکر کہتا ہے کہ جب تک مسجد توڑ کراز سر نو تعمیر نہ جائے، نماز جائز نہیں۔ کیوں کہ بناء فاسد ہے، قول اول کی بناء پر (یعنی زید کے قول سے) تفریق جماعت کا خطرہ ہے، اور بناء بر قول بکر اتحاد بین المسلمین مدنظر ہے؟ بینوا توجروا المستفتی: ابوالمحمود عبدالنور حال مقیم پلاش باڑی پوسٹ بنا کوڑی ضلع، دیناج پور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسجد میں نماز بلاشبہ جائز ہے، اس کو توڑنے اور منہدم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بیت المال میں بالعموم چرم قربانی، فطرہ، زکوۃ، عشر کی رقم جمع رہتی ہے، جن علماء کے نزدیک فطرہ وزکوۃ مصارف زکوۃ" فی سبیل اللہ،، عام ہے، جمیع وجوہ خیر بما یعود نفعہ الی المسلمین" کو ان کے نزدیک فطرہ وزکوۃ وغیرہ تعمیر مسجد کی درست ہے، اور اس میں نماز پڑھنی بلا کراہت جائز ہے، جیسے اس کے علاوہ خالص چندہ کی رقم سے بنی ہوئی مسجد میں نماز درست وجائز ہے۔

اور جن کے نزدیک ''فی سبیل اللہ،، صرف جہاد کفار مراد ہے، ان کے نزدیک زکوۃ وعشر وفطرہ سے مسجد کی تعمیر جائز نہیں اور یہی حق وصواب ہے، لیکن ان کے نزدیک یہ جائز ہے کہ بیت المال کی ایک مد کی رقم سے قرض لے کر اس کے دوسرے مد کے مصارف میں (جب اس دوسری مد میں رقم موجود نہ ہو اور اس کے مستحق موجود ہوں اور انہیں خرچ کرنے کی ضرورت ہو) تو صرف کی جائے، جیسے زکوۃ کی رقم جزیہ کے مصارف میں۔

پس صورت مسؤلہ میں چندہ کی رقم کے علاوہ بیت المال کی جو رقم تعمیر مسجد میں خرچ ہوئی ہے، وہ بیت المال سے قرض لینے کے حکم میں متصور ہوگی، اب مصلیان مسجد کو چاہیے کہ چندہ کرکے بیت المال میں اس قدر رقم داخل کردیں، اور مسجد کو منہدم کرکے بیت المال کی رقم کو برباد نہ کریں ورنہ عنداللہ جواب دہ ہوں گے، زید کا قول ہے اس پر سب کو متفق ہونا چاہئے، بکر کا قول صحیح نہیں ہے اس کو بنائے اتفاق نہیں بنانا چاہیے۔

کتبہ عبیداللہ المبارکفوری الرحمانی المدرس بمدرسة دارالحدیث الرحمانیہ بدہلی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 186

محدث فتویٰ